فضیلتِ عیدین

مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

مُفتی مُحمّد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ

www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فلاح الدارین فی احکام العیدین

موسوم بہ

فضیلتِ عیدین

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگراس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امابعد! ۱۴۲۴ھ کے سالانہ جلسہ دستارِ فضیلت کے لئے حضرت علامہ پیر سید محمد منصور شاہ اُویسی قادری میانوالی سے قافلہ لے کر جلسہ میں تشریف لائے۔ بوقت الوداع فرمایا عید الفطر کے موقعہ پر اکثر خطباء عید کی اہمیت اور احکام و مسائل کا اظہار نہیں کر سکتے اسی لئے اس پر کوئی تصنیف ضرور ہو اور رمضان المبارک سے پہلے فقیر نے ۲۶ شعبان المبارک کو مدینہ شریف کے لئے بہاولپور سے روانہ ہونا تھا۔ حضرت شاہ مدظلہ فقیر کے پہلے بھی متعدد رسائل شائع فرما چکے ہیں ان کے حکم کے خلاف مناسب نہ سمجھا اسی لئے قلم لے کر اس رسالہ کا آغاز کر دیا۔ الحمدللہ چند مجلسوں میں اختتام ہوا۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

وصلی تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۵ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ بروز چہار شنبہ ۱۲ بجے

مقدمہ

عید کی لغوی تحقیق عید کا لغوی معنی خوشی اور فرحت و مسرت۔ چنانچہ امام اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المفردات صفحہ ۳۵۸ میں لکھتے ہیں کہ: "یُسْتَعْمَلُ الْعِیْدُ فِي کُلِّ یَوْمٍ فِیْهِ مَسَرَّةٌ".

(مفردات الفاظ القرآن-نسخة محققة، کتاب العین، جلد ۲، صفحه ۱۳۵ داالنشر/دارالقلم-دمشق)

یعنی مسرت وفرحت کے ہر یوم پر عید کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ[1] میں بھی اسی طرح لکھا ہے:

امام بغوی معالم التنزیل (تفسیر القرآن) میں لکھتے ہیں: "وَالْعِیْدُ: یَوْمُ السُّرُوْرِ، سُمِّیَ بِهِ لِلْعَوْدِ مِنَ التَّرَحِ إِلَی الْفَرَحِ، وَهُوَ اسْمٌ لِمَا اعْتَدْتَهُ وَیَعُوْدُ إِلَیْکَ، وَسُمِّيَ یَوْمُ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰی عِیْدًا لِأَنَّهُمَا یَعُوْدَانِ کُلَّ سَنَةٍ".

(مختصر تفسیر البغوی، سورة المائدة، قوله تعالی قال عیسی ابن مریم الهم ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عید الاولنا و آخرنا، جلد ۲، صفحه ۴۱۵، دارالسلام للنشر والتواضیع-الریاض)

یعنی اور عید کا معنی ہے خوشی کا دن اسے عید اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں غم زائل اور خوشی حاصل ہوتی ہے جسے ایک دن کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور وہ بار بار لوٹنے کی وجہ سے عید کہا گیا اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو بھی اسی لئے عید کہتے ہیں کہ یہ دونوں دن ہر سال بار بار لوٹتے ہیں۔

تبصرۂ اُویسی غفرلہٗ اسی خوشی کی وجہ سے اہل سنت میلا دِ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن کو عید سمجھتے ہیں اس کی مختصر تفصیل آئے گی اور مزید تحقیق کے لئے فقیر کا رسالہ "میلا د النبی عید کیوں؟" کا مطالعہ فرمائیں۔

عید کی قسمیں دیوبندی وہابی عوام کو اندھیرے میں رکھنے کی جدو جہد میں ہیں کہ عیدین یہی صرف دو ہیں اور بس تاکہ اہل سنت عید میلا د النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عید نہ منا سکیں لیکن یہ ان کی بدقسمتی ہے کہ جس مسئلہ کا رد کرتے ہیں ان کے رد میں اسلاف کی کتب بلکہ خود ان کی اپنی تصانیف میں مل جاتا ہے۔ فقیر ذیل میں چند حوالہ جات لکھتا ہے تاکہ عوام اہل اسلام کا یقین ہو کہ دراصل عید ہے ہی خوشی کا نام۔ پھر جہاں خوشی ہوگی وہی عید ہے خواہ لاکھوں بار نصیب ہو وہ عید ہی عید ہے۔

حضرت الامام العلامہ مولانا محمد اسماعیل حقی حنفی قدس سرہ نے اپنی معروف ومشہور تفسیر روح البیان، تحت آیت "عیدلاولنا وآخرنا" میں لکھا کہ: "ان الأعیاد اربعة لاربعة أقوام . أحدها عید قوم ابراهیم کسر الأصنام".

---

[1] (مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب الصلاة، باب الجمعة، جلد ۳، صفحه ۱۰۲۲ دارالفکر، بیروت)

"حين خرج قومه الى عيد لهم . والعيد الثانى عيد قوم موسى واليه الاشارة بقوله تعالى فى سورة طه { قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَة } والعيد الثالث عيد قوم عيسى واليه الاشارة بقوله تعالى { رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآء} الآية . والعيد الرابع عيد امة محمد عليه السلام وهو ثلاثة عيد يتكرر كل أسبوع وعيدان يأتيان فى كل عام مرة من غير تكرر فى السنة فاما العيد المتكرر فهو يوم الجمعة وهو عيد الأسبوع".

(تفسیر روح البیان،سورۃ المائدۃ،آیت ۱۱۵،جلد۲، صفحہ ٤٦٤،دارالفکر،بیروت)

یعنی چار عیدیں چار قوموں کونصیب ہوئیں۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کی عید کہ جب وہ عید کے لئے چلے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت توڑ ڈالے۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی عیدان کی عید کی طرف اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہٰ میں فرمایا:"مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ"

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کی عید کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ"

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی تین عیدیں:

(۱) ہر ہفتہ میں ایک عید یعنی یوم الجمعۃ (۲) سال میں دو دفعہ عید آتی ہے یعنی عید الفطر (۳) عید الاضحیٰ

فائدہ مفسر اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عید کی علت غائی بھی بتادی اور ساتھ یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ پہلے ادوار میں عیدین مقرر ہوتیں تو کیوں؟ آخر میں وہی بات بتائی جو فقیر عرض کر رہا ہے کہ شریعت اصطلاحی الفاظ دوسری نیکیوں (بالخصوص جن امور کو کسی نعمت سے تعلق ہو) پر اطلاق ہوسکتا ہے جیسے جمعہ کو تیسری عید کہا گیا پھر اسی آیت کے آخر میں لکھتے ہیں کہ

"واجتمعت الامة على هذا من لدن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى يومنا هذا بلا نكير منكر فهذه أعياد الدنيا تذكر أعياد الآخرة وقد قيل كل يوم كان للمسلمين عيدا فى الدنيا فهو عيد لهم فى الجنة يجتمعون فيه على زيارة ربهم ويتجلى لهم فيه فيوم الجمعة فى الجنة. يدعى يوم المزيد ويوم الفطر والأضحى يجتمع اهل الجمعة فيهما للزيارة هذا لعوام اهل الجنة واما خواصهم فكل يوم لهم عيد يزورون ربهم كل يوم مرتين بكرة وعشيا والخواص كانت ايام الدنيا كلها لهم أعيادا فصارت ايامهم فى الآخرة كلها أعيادا. واما أخص الخواص فكل نفس عيد لهم".

(تفسیر روح البیان،سورۃ المائدۃ،آیت ۱۱٦،جلد۲، صفحہ ٤٦٥،دارالفکر،بیروت)

یعنی بعض اہلِ دل فرماتے ہیں کہ دنیا میں مسلمان کا ہر دل جو یومِ عید تھا آخرت میں بھی وہی دن اہل اسلام کے لئے عید کا

دن مقرر کیا جائے گا اس لئے اسی دن اہل اسلام اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے جمع ہوں گے اور اس دن اللہ تعالیٰ تمام کو اپنے جلوہ خاص سے نوازے گا بہشت میں جمعہ کو یوم المزید کہا جائے گا پھر وہ اہل جمعہ، یوم الفطر والاضحیٰ بھی اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے حاضر ہوں گے یہ عوام کے عیدوں کے ایام ہوں گے اور خواص (خاص لوگوں کے طبقہ) کا تو ہر دن عید کا دن ہوگا۔ وہ ہر صبح وشام اللہ تعالیٰ کی زیارت سے سرشار ہوں گے اس لئے ایامِ دنیا کا ہر دن اس کے لئے یومِ عید تھا تو آخرت میں بھی ان کا ہر دن یومِ عید ہوگا اور اخص الخاص کا تو ہر لمحہ عید ہوگا۔

فائدہ اس مضمون میں صاحب روح البیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو سے زائد عیدین نہ صرف ایک کا اضافہ کیا بلکہ لاکھوں کروڑوں بلکہ ان گنت عیدات کا ثبوت فراہم کیا۔

عرب کا ایک مقولہ کتب سیر میں مندرجہ ذیل شعر بھی کئی عیدوں کی خبر دیتا ہے۔

عید وعید وعید صرن مجتمعة　　　　وجه الحبيب ويوم العيد والجمعة

(كتاب الكليات-لأبى البقاء الكفومى،فصل العين،جلد ١، صفحه ٩٤٢،مؤ السسة الرسالة-بيروت)

فائدہ دیکھئے اس شعر میں شرعی دو عیدوں پر دو دیگر عیدوں کی نشاندہی کی ہے اس سے ہمارا موضوع اور نکھر کر آ گیا کہ پیار و محبت والوں کا دیدار بھی عید سے کم نہیں بلکہ عشق کے زخمیوں کے لئے تو ہزاروں عیدوں سے بہتر اور برتر ہے۔

پانچ عیدیں درة الناصحين میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

"المومنين خمسة اعياد: الاول كل يوم يمر على المومن ولا يكتب عليه ذنب فهو يوم عيد. والثانى اليوم الذى يخرج فيه من الدنيا بالايمان والشهادة العصمته من كبد الشيطان فهو يوم عيد. والثالث اليوم الذى يجاوز فيه الصراط ويأمن من أهوال القيمة ويخلص من أيد الخصوم الزبانية فهو يوم عيد. و الرابع اليوم الذى يدخل فيه الجنة ويأمن من الجحيم فهو يوم عيد. والخامس اليوم الذى ينظر فيه الى ربه فهو يوم عيد".

(درة الناصحين فى الوعظ والارشاد،المجلس الحادى والسبعون: فى بيان عيد الفطر،صفحه٢٧٧، داراحياء الكتب العربية)

یعنی مومنوں کے لئے پانچ عیدیں ہیں۔

(۱) مومن پر دن گزرے گا اور اس کا گناہ نہ لکھے جائیں اس کے لئے عید کا دن ہے۔

(۲) دنیا سے ایمان اور شہادت کے ساتھ اور شیطان کے مکروفریب سے محفوظ روانہ ہو وہ بھی اس کے لئے عید کا دن ہے۔

(۳) پل صراط سے گزر جائے اور قیامت کے ڈر اور دشمنوں سے ہاتھ اور زبانوں سے مامون رہے اور وہ دن اس کے لئے عید ہے۔

(۴) جنت میں داخل ہو اور جہنم سے مامون ہو وہ دن اس کے لئے عید کا دن ہے۔

(۵) جس دن رب عزوجل کا دیدار کرے وہ دن اس کے لئے عید کا دن ہے۔

فائدہ اسلاف صالحین بلکہ اکابرین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان دو عیدوں کے علاوہ دیگر بیشمار عیدوں کا مژدہ سنا گئے۔مزید تحقیق و تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ پڑھئے۔

ان سب عبارات کا مقصد یہی ہے کہ عید خوشی کا نام ہے اور چونکہ عید الفطر میں روزوں سے فراغت کے بعد انعام ایزدی کے حصول کی خوشی ہے کہ روزہ داروں کو اور ان کے صدقے دوسرے اہل اسلام کو اللہ تعالیٰ نے انعام بخشا ہے اسی لئے اس کا نام عید الفطر ہے اور عید الاضحیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صدقے ہم سب کو انعام ملا اور مل رہا ہے اسی معنی پر اسے عید کہا گیا۔ یونہی اس اصطلاحی وشرعی اور لغوی معنی یعنی راحت وسرور کے لحات کا نام عید ہے۔اسی لئے ہم اہل سنت کہتے ہیں کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ خوشیوں کا سرتاج ہے اسی لئے اسی یوم (۱۲ ربیع الاول) کو عیدوں کی سرتاج عید کہا جاتا ہے۔تفصیل آگے آئے گی۔انشاء اللہ

باب اول اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ“

ترجمہ روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو تا کہ تمہیں ہدایت ہو۔ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،آیت ۱۸۵)

فائدہ یہ آیت کریمہ دراصل ہے روزہ کے فضائل کے لئے۔نماز عید کی فضیلت ضمناً یوں ثابت ہوتی ہے کہ تکمیل الصیام کے بعد ان روزوں کی تقسیم انعامات کا ایک دن مقرر ہوگا۔اس سے ظاہر ہے کہ حصولِ انعامات کے لئے بہت بڑی خوشی یہی عید ہے اسی لئے اسی دن کی حاضری سے پہلے انسان کو بن ٹھن کر آنے کا حکم ہے اور ایک خاص جگہ یعنی عید گاہ پہنچنے کو فرمایا گیا ہے تا کہ پاک وصاف اور بہترین لباس میں اور غسل وغیرہ کر کے معطر ہو کر حاضر ہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے روزے دار کو انعامات سے نوازے اور اس کے طفیل روزہ نہ رکھنے والے بھی محروم نہ رہیں۔

” فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ا “ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،آیت ۱۸۵) ترجمہ: اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

فائدہ اس آیت کریمہ میں لفظ نحر ہے ایک تفسیر پر قربانی کا معنی پایا جاتا ہے یہی ہمارا مطلوب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

قربانی کی اہمیت کا اظہار فرمایا ہے چونکہ قربانی کے احکام ایک مفصل کتاب کی متقاضی ہے اسی لئے ہم نے اسے یہاں ترک کردیا ہے۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

حدیث﴾ ابن ماجہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔

(سنن ابن ماجه، أبواب ماجاء في الصيام، باب فيمن قام ليلتى العيدين، الحديث: ١٧٨٢، جلد٢، صفحه٣٦٥،دارالمعرفة،بيروت)

حدیث﴾ اصبہانی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں، دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں یعنی شب برأت۔

(الترغيب و الترهيب، كتاب العيدين والأضحية، الترغيب في إحياء ليلتى العيدين، الحديث: ٢، جلد٢، صفحه٩٨،دارالكتب العلمية، بيروت)

حدیث﴾ ابو داؤد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے (مہرگان ونوروز) فرمایا یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمہیں دیئے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن۔

(سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الحديث: ١١٣٤، جلد١، صفحه٤١٨، داراحياء التراث العربى، بيروت)

حدیث﴾ ترمذی و ابن ماجہ و دارمی حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور عید الاضحیٰ کو نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے اور بخاری شریف کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند

کھجوریں نہ تناول فرمالیتے اور طاق ہوتیں۔

(جامع الترمذي، أبواب العيدين، باب ماجاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، الحديث: ٥٤٢، جلد۲، صفحه ۷۰،دارالمعرفة، بيروت)

صحيح البخاري، كتاب العيدين، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، الحديث: ٩٥٣، جلد ١، صفحه٣٢٨،دارالكتب العلمية، بيروت)

حدیث﴾ ترمذی و دارمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے۔

(جامع الترمذي، أبواب العيدين، باب ماجاء في خروج النبي صلى الله عليه وسلم إلى العيد... إلخ، الحديث: ٥٤١، جلد٢، صفحه٦٩،دارالمعرفة، بيروت)

حدیث﴾ ابوداؤد و ابن ماجہ کی روایت انہی سے ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو مسجد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی۔

(سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب يصلى بالناس العيد في المسجد إذا كان يوم مطر، الحديث: ١١٦٠، جلد١، صفحه٤٢٥،داراحياء التراث العربى، بيروت)

حدیث﴾ صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی نہ اس کے قبل پڑھی نہ بعد۔

(صحيح البخاري، كتاب العيدين، باب الخطبة بعد العيد، الحديث: ٩٦٤، جلد١، صفحه ٣٣١،دارالكتب العلمية، بيروت)

حدیث﴾ صحیح مسلم شریف میں ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بارہا) نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔

(صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب كتاب صلاة العيدين، الحديث: ٨٨٧، صفحه٤٣٩،دارالمغنى، عرب)

﴿باب دوم﴾

مسائل واحکام عیدین﴾ دونوں عیدین کے بعض احکام مشترک ہیں مثلاً عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پرنہیں بلکہ انہی پر جن پر جمعہ واجب ہے اوراس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر بُرا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز اگر پہلے پڑھ لیا تو بُرا کیا مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ" (عالمگیری درمختار وغیرہ) [1]

بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی اور بدعت ہے۔ (جوہرۃ نیرہ) [2]

گاؤں میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار) [3]

مسئلہ﴾ عید کے دن یہ امور مستحب ہیں حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا، انگوٹھی پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں پڑھنا، عیدگاہ پیدل جانا۔ (کُتبِ کثیرہ)

مسئلہ﴾ سواری (کار، موٹر، گھوڑا، گھوڑی، اونٹ، گدھا وغیرہ) پر سوار ہو کر عیدگاہ جانے میں کوئی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔ (جوہرۃ، عالمگیری) [4]

مسئلہ﴾ عیدگاہ کو نماز کے لئے جانا سنت ہے اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو اور عیدگاہ میں منبر بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ) [5]

مسئلہ﴾ خوشی ظاہر کرنا، کثرت سے صدقہ دینا، عیدگاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا، آپس میں مبارک باد دینا، راستے میں (آہستہ سے) تکبیریں کہنا۔ (درالمختار، ردالمحتار وغیرہ) [6]

---

[1] (الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، جلد ۱، صفحه ۱۵۰، دارالفکر، بیروت)

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب العیدین، جلد ۳، صفحه ۵۱، دارالمعرفة، بیروت، وغیرهما)

[2] (الجوهرة النیرة، کتاب الصلاة، باب العیدین، صفحه ۱۱۹، باب المدینة، کراچی)

[3] (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب العیدین، جلد ۳، صفحه ۵۲، دارالمعرفة، بیروت)

[4] (الجوهرة النیرة، کتاب الصلاة، باب العیدین، صفحه ۱۱۹، باب المدینة، کراچی)

(الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، جلد ۱، صفحه ۱۴۹، دارالفکر، بیروت)

[5] (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب العیدین، جلد ۳، صفحه ۵۵، دارالمعرفة وغیره)

[6] (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب العیدین، جلد ۳، صفحه ۶۵، دارالمعرفة، بیروت)

مسئلہ: عید الفطر میں بلند اور عید قربانی میں پست آواز سے تکبیر کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ: آنے جانے میں راستہ تبدیل کرنا یا کم از کم راستہ (سڑک وغیرہ) کا کنارہ بدلنا مستحب ہے کیونکہ قیامت میں دونوں راستے یا راستہ کے دونوں کنارے تکبیر پڑھنے والوں کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

لطیفہ: اس مسئلہ کو مخالفین مانتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ راستہ یا سڑک لاشعور شے کو قیامت میں کیسے معلوم ہوگا کہ یہ وہی ہے جس نے چلتے وقت آہستہ یا بلند آواز سے تکبیر کہی تھی اور ایمان کا تعلق قلب سے ہے اور علیم بذات الصدور تو اللہ تعالیٰ ہے اور غیر اللہ کے لئے ماننا مخالفین کے نزدیک شرک ہے۔ (اس کی تفصیل فقیر نے اپنی کتاب "غایۃ المامول فی علم الرسول" میں لکھ دی ہے)

اَھلِ سنت کا عقیدہ: قدمائے اہل سنت معتزلہ کے مقابلہ میں فرماتے ہیں کہ جمادات میں بھی ان کے لائق شعور ہے اس پر اہل سنت نے معتزلہ کے رد میں بیشمار دلائل قائم کئے ہیں معتزلہ کا عقیدہ فلاسفہ سے لیا گیا۔

اَھلِ سنت کے دلائل: بیشمار دلائل میں سے ایک یہ ہے "تحدث اخبارھا" زمین اپنی خبریں بتائے گی۔ روح البیان میں ہے کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ جمادات وغیرہ زبان قال سے بولیں گے جیسے ہم ذوالعقول بولتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ بولنے کی طاقت بخشے گا اسی لئے زمین کے اوپر جو نیک یا بُرے عمل ہوئے ہوں گے ان سب کی خبر دے گی یہاں تک کہ کافر آرزو کرے گا کہ کاش اسے جہنم میں پھینک دیا جائے جب وہ رسوائی دیکھے گا۔

اذان کی آواز کے گواہ: حضرت عبدالرحمٰن بن صعصعہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر تربیت تھے فرمایا بیٹے جب جنگل میں جاؤ تو اذان زور سے کہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ اسے جو کوئی جن وانس اور حجر وشجر سنے گا تو وہ اس کے لئے گواہی دے گا۔

حکایت: مروی ہے کہ ابوامیہ نے مسجد حرام میں فرض نماز پڑھی اور پھر ادھر اُدھر نوافل پڑھے۔ جب فارغ ہوئے تو پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ یہ قیامت میں میری گواہی دیں۔

فائدہ: مبارک ہو اسے جس کا مکان اس کے ذکر الٰہی عزوجل اور تلاوتِ قرآن پاک اور نماز وغیرہ کی گواہی دے اور افسوس ہے اس بدبخت پر جس کا مکان (جگہ) وغیرہ زنا، شراب خوری، چوری اور دیگر برائیوں کی گواہی دے۔

قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سات گواہ: اے انسان تجھ پر سات گواہ ہیں۔

(۱) مکان

جیسا کہ فرمایا: "یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا ۴" (پارہ ۳۰، سورۃ الزلزلۃ، آیت ۴) ترجمہ: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔

(۲) زمانہ

تفسیر میں ہے " مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا يُنَادِيْ: إِنِّي يَوْمٌ جَدِيْدٌ، وَإِنِّي عَلَى مَا يُعْمَلُ فِيَّ شَهِيْدٌ فَاغْتَنِمْنِيْ "

(تفسیر الآلوسی، تفسیر سورۃ البروج، تفسیر قولہ تعالیٰ و شاھد و مشھود، جلد ۳۰، صفحہ ۸۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

یعنی ہر نیا دن اعلان کرتا ہے کہ میں نیا آیا ہوں جو عمل مجھ میں کروگے میں اس کی گواہی دوں گا۔

(۳) زبان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ" (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۲۴)

ترجمہ: جس دن ان پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں۔

(۴) ارکان (اعضاء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَ تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ" (پارہ ۲۳، سورۃ یٰس، آیت ۶۵)

ترجمہ: اور اُن کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور اُن کے پاؤں اُن کے لئے گواہی دیں گے۔

(۵) ملکان (کراماً کاتبین دو فرشتے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ" (پارہ ۳۰، سورۃ الانفطار، آیت ۱۰) ترجمہ: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں۔

یعنی بے شک تم پر فرشتے نگہبان ہیں۔

(۶) دفاتر (اعمال نامے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ا" (پارہ ۲۵، سورۃ الجاثیۃ، آیت ۲۹) ترجمہ: ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق بولتا ہے۔

یعنی یہ ہماری کتاب تم پر سچ بولے گی۔

(۷) رحمٰن

چنانچہ فرمایا: "اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا" (پارہ ۱۱، سورۃ یونس، آیت ۶۱) ترجمہ: ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں۔

درسِ عبرت اے مجرم پھر تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے جرم پر سات گواہ گواہی دیں گے اس کی وجہ اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ: " يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۳ " بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا " (پارہ ۳۰، سورۃ الزلزلۃ، آیت ۴ اور ۵) ترجمہ: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لئے کہ تمہارے رب نے اُسے حکم بھیجا۔

یعنی زمین اپنی خبریں بتائے گی اس لئے اسے اللہ تعالیٰ وحی فرمائے گا یا اسے حکم فرمائے گا کہ زبانِ نقل سے بیان کرے یہی

جمہور کا مذہب ہے یا یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ ایسے احوال پیدا فرمائے گا جو ایسی خبروں پر دلالت کریں گے۔

حیف بر منکرین ﴾ منکرین کمالاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی وسعت علمی زمین کے روڑوں اور ڈھیلوں کے لئے تو مانتے ہیں لیکن حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت علمی کے بیان پر یا شرک کے ڈوگر برسائیں گے یا پھر سرے سے نہیں مانیں گے "فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ" (پارہ۲۸،سورۃ الحشر،آیت۲) ترجمہ: تو عبرت لو اے نگاہ والو۔

﴾بقیہ مسائل عید﴿

مسئلہ ﴾ نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے۔ (عید الفطر ہو یا عید الاضحیٰ) (درالمختار وردالمحتار) [1]

عید الفطر کے مسائل ﴾

مسئلہ ﴾ نمازِ عید سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا، عیدگاہ پیدل جانا، دوسرے راستے سے واپس آنا، نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھالینا، تین پانچ سات یا کم بیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھائے، نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب ہوگا۔ (کتبِ کثیرہ)

مسئلہ ﴾ نمازِ عید کا وقت بقدرِ ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوہ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی ہے مگر عید الفطر میں دیر کرنا۔ (درالمختار) [2]

عید الاضحی کے مسائل ﴾

مسئلہ ﴾ اسے جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور جس پر قربانی واجب ہے وہ صبح سے روزہ میں رہے یہاں تک کہ اپنی قربانی کے گوشت سے افطار کرے یہ مستحب ہے۔ [3]

مسئلہ ﴾ ذوالحج کے چاند کی پہلی سے قربانی تک حجامت نہ بنوائے ہاں مذکورہ دونوں مستحبات کے خلاف کرنے سے گناہ ہے نہ کہ کفارہ۔

مسئلہ ﴾ نمازِ عید الفطر وقربانی کی نماز کا سلام پھیرنے سے قبل زوال ہوگیا ہو تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ) [4]
زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے اس کی تفصیل بہارِ شریعت میں ہے۔

---

[1] (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، جلد۳، صفحہ۵٦،دارالمعرفۃ،بیروت)

[2] (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، جلد۳، صفحہ٦٠، دارالمعرفۃ،بیروت)

[3] عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے یہاں روزہ سے مراد یہ ہے کہ پہلی بوٹی اپنے قربان کئے ہوئے جانور کی کھائے۔

[4] (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، جلد۳، صفحہ٦١، دارالمعرفۃ،بیروت)

نمازِ عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثناء پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے اور پھر رکوع کرے اور دوسری رکعت میں پہلے الحمد اور سورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں تین پہلی میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قرأت کے بعد اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھ تکبیروں میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان میں تین تسبیح کی مقدار سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے یا پہلی میں "سَبِّحِ اسْمَ" اور دوسری میں "هَلْ اَتٰکَ" (درمختار وغیرہ)[1]

مسئلہ: امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ سے زائد میں امام کی پیروی نہیں۔ (ردالمحتار)[2]

مسئلہ: پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے تکبیریں نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پا لے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے اور پھر رکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھا لیا تو باقی ساقط ہو گئیں اور امام کے رکوع سے اُٹھنے کے بعد شامل ہوا اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے اس وقت کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ

---

[1] (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب العیدین، جلد۳، صفحه ٦١، دارالمعرفة، بیروت)

[2] (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: أمر الخلیفة... إلخ، جلد۳، صفحه٦٣، دارالمعرفة)

پا جائے تو فبہا ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما) [1]

مسئلہ: جو شخص امام کے ساتھ شامل ہوا پھر سو گیا یا اس کا وضو جاتا رہا اب جو پڑھے تو تکبیریں اتنی کہے جتنی امام نے کہیں اگرچہ اس کے مذہب میں اتنی نہ تھیں۔ (عالمگیری) [2]

مسئلہ: امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر کہے۔ (ردالمحتار) [3]

مسئلہ: پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو قرأت کے بعد کہہ لے یا رکوع میں اور قرأت کا اعادہ نہ کرے۔ (غنیۃ، عالمگیری) [4]

مسئلہ: نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ) [5]

مسئلہ: عیدالفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام کی تعلیم کرے وہ پانچ باتیں ہیں

(۱) کس پر واجب ہے؟ (۲) اور کس کے لئے؟ (۳) اور کب؟ (۴) اور کتنا؟ (۵) کس چیز سے؟

بلکہ مناسب یہ ہے کہ عید سے پہلے جو جمعہ پڑھے اس میں بھی یہ احکام بتا دیئے جائیں کہ پیشتر سے لوگ واقف ہو جائیں اور عیدالاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیرات تشریق کی تعلیم کی جائے۔ (درمختار، عالمگیری) [6]

---

[1] (الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، جلد ۱، صفحه ۱۵۱، دارالفكر، بيروت)

(الدرالمختار، كتاب الصلاة، باب العيدين، جلد۳، صفحه ٦٤ تا ٦٦، دارالمعرفة، بيروت)

[2] (الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، جلد ۱، صفحه ۱۵۱، دارالفكر، بيروت)

[3] (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: أمر الخليفة... إلخ، جلد۳، صفحه ٦٥، دارالمعرفة)

[4] (الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، جلد ۱، صفحه ۱۵۱، دارالفكر، بيروت)

[5] (الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، جلد ۱، صفحه ۱۵۰، دارالفكر، بيروت)

(الدرالمختار، كتاب الصلاة، باب العيدين، جلد۳، صفحه ٦٧، دارالمعرفة، بيروت)

[6] (الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، جلد ۱، صفحه ۱۵۰، دارالفكر، بيروت)

(الدرالمختار، كتاب الصلاة، باب العيدين، جلد۳، صفحه ٦٧، دارالمعرفة، بيروت)

مسئلہ: امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ خود شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ سکتا ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھ لے۔ (درمختار) [1]

مسئلہ: کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہوسکی مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہوسکی یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عیدالفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہوسکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک اور بلا عذر عیدالفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ) [2]

عیدِ قربان: عیدالاضحیٰ میں تمام احکام عیدالفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا جائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں (آہستہ) آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عیدالاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت موخر کرسکتا ہے بارہویں کے بعد پھر نہیں ہوسکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) [3]

مسئلہ: قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائے نہ ناخن ترشوائے۔ (ردالمحتار) [4]

مسئلہ: عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو لوگوں کا کسی جگہ جمع ہوکر حاجیوں کی طرح وقوف کرنا اور ذکر و دعا میں مشغول رہنا۔ صحیح یہ ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں جبکہ لازم و واجب نہ جانے اور اگر کسی دوسری غرض سے جمع ہوئے مثلاً نمازِ استسقاء پڑھنی ہے جب تو بلا اختلاف جائز ہے اصلاً حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ) [5]

مسئلہ: بعد نمازِ عید مصافحہ (ہاتھ ملانا) ومعانقہ (گلے ملنا) کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے۔ (وشاح الجید) [6]

---

1 (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، جلد۳، صفحہ ٦٤تا٦٦، دارالمعرفۃ، بیروت)

2 (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر في صلاۃ العیدین، جلد۱، صفحہ ۱۵۱، دارالفکر، بیروت)

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، جلد۳، صفحہ ٦٤تا٦٦، دارالمعرفۃ، بیروت)

3 (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر في صلاۃ العیدین، جلد۱، صفحہ ۱۵۱، دارالفکر، بیروت)

4 (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: أمر الخلیفۃ... إلخ، جلد۳، صفحہ ٦٥، دارالمعرفۃ)

5 (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، جلد۳، صفحہ ٦٤تا٦٦، دارالمعرفۃ، بیروت)

6 (انظر: الفتاوی الرضویۃ، جلد۸، صفحہ ٦٠١، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مسئلہ: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار کہنا افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" (تنویر الابصار وغیرہ) [1]

مسئلہ: تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہو گئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔

(درمختار، ردالمحتار) [2]

مسئلہ: تکبیر تشریق اُس پر واجب جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اقتداء کی اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور اگر اس کی اقتداء نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ (درمختار) [3]

مسئلہ: نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتداء کی تو امام کی پیروی میں اس مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ امام کے ساتھ اس نے فرض نہ پڑھے اور مقیم نے مسافر کی اقتداء کی تو مقیم پر واجب ہے اگرچہ امام پر واجب نہیں۔

(درمختار، ردالمحتار) [4]

مسئلہ: غلام پر تکبیر تشریق واجب ہے اور عورتوں پر واجب نہیں اگرچہ جماعت سے نماز پڑھی ہاں اگر مرد کے پیچھے عورت نے پڑھی اور امام نے اس کے امام ہونے کی نیت کی تو عورت پر بھی واجب ہے مگر آہستہ کہے۔ یوہیں جن لوگوں نے برہنہ نماز پڑھی ان پر بھی واجب نہیں اگرچہ جماعت کریں کہ ان کی جماعت جماعتِ مستحبہ نہیں۔

(درمختار، جوہرۃ وغیرہما) [5]

مسئلہ: نفل و سنت و وتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے اور نمازِ عید بھی کہہ لے۔ (درمختار) [6]

---

[1] (تنوير الأبصار، كتاب الصلاة، باب العيدين، جلد٣، صفحه ٧١، ٧٤، دارالمعرفة، بيروت وغيره .)

[2] (الدرالمختار وردالمحتار، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: المختار أن الذبيح إسماعيل، جلد٣، صفحه٧٣، دارالمعرفة)

[3] (الدرالمختار، كتاب الصلاة، باب العيدين، جلد٣، صفحه ٧٤، دارالمعرفة، بيروت)

[4] (الدرالمختار وردالمحتار، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: المختار أن الذبيح إسماعيل، جلد٣، صفحه ٧٤، دارالمعرفة)

[5] (الدرالمختار، كتاب الصلاة، باب العيدين، جلد٣، صفحه ٧٤، دارالمعرفة، بيروت)

(الجوهرة النيرة، كتاب الصلاة، باب العيدين، صفحه ١٢٢، باب المدينة، كراچی)

[6] (الدرالمختار وردالمحتار، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: المختار أن الذبيح إسماعيل، جلد٣، صفحه ٧٤، دارالمعرفة)

مسئلہ: مسبوق ولاحق پر تکبیر واجب ہے مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔ (ردالمحتار) [1]

مسئلہ: اور دنوں میں نماز قضا ہوگئی تھی ایامِ تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں یوں ہی ان دنوں کی نمازیں اور دنوں میں پڑھیں جب بھی واجب نہیں۔ یوں ہی سال گذشتہ کے ایامِ تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے ایامِ تشریق میں پڑھیں تو واجب ہے۔ (ردالمحتار) [2]

مسئلہ: منفرد (تنہا نماز پڑھنے والے) پر تکبیر واجب نہیں (جوہرۃ نیرہ) [3] مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔

مسئلہ: امام نے تکبیر نہ کہی جب بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے اگرچہ مقتدی مسافر یا دیہاتی یا عورت ہو۔ (درمختار، ردالمحتار) [4]

حقیقی عید: یہ احکام و مسائل ہم نے مروجہ عید کے عرض کئے ہیں ان پر عمل ہو جائے تو غنیمت ہے لیکن حقیقی عید تو اُس کی ہے جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو۔ کسی بزرگ نے فرمایا

لیس العید لمن لبس الجدید — إنما العید لمن أمن من الوعید
لیس العید لمن تبخر بالعود — إنما العید للتائب الذی لا یعود
لیس العید لمن تزین بزینۃالدنیا — إنما العید لمن تزود بزاد التقوي
لیس العید لمن بسط البساط — إنما العید لمن جاوز الصراط

یعنی اس کی عید نہیں جس نے نئے کپڑے پہنے، عید اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی وعید سے ڈر گیا۔ اس کی عید نہیں جو خوشبو سے معطر ہوا، عید اس کی ہے جس نے صمیمِ قلب (سچے دل) سے توبہ کی کہ وہ گناہ نہ کرے گا اس کی عید نہیں جو دنیا کی زیب و زینت سے مزیّن ہوا، عید اس کی ہے جو توشۂ آخرت کے لئے تقویٰ کرتا ہے۔ اس کی عید نہیں جو بہتر سواریوں پر سوار ہوتا ہے بلکہ عید اس کے لئے ہے جو امن و سلامتی کے ساتھ پل صراط سے گزر گیا۔

---

[1] (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: کلمۃ لابأس قدتستعمل في المندوب، جلد۳، صفحہ۷٦، دارالمعرفۃ)

[2] (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: کلمۃ لابأس قدتستعمل في المندوب، جلد۳، صفحہ۷٤، دارالمعرفۃ)

[3] (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، صفحہ ۱۲۲، باب المدینۃ، کراچی)

[4] (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: کلمۃ لابأس قدتستعمل في المندوب، جلد۳، صفحہ۷٦، دارالمعرفۃ)

نوٹ: یہاں تک کے مسائل واحادیث بہارِ شریعت، جلداول، حصہ چہارم سے لئے گئے ہیں۔

عارفین باللہ کی عید کسی نے عارف باللہ سے پوچھا کہ عید کب ہے؟ اُنہوں نے فرمایا رب راضی ہو جب اور رضائے رب تعالیٰ انہی امور میں ہے جو اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائے یا جن پر عملی زندگی بسر فرمائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر قول وفعل ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے دن کی ہدایات قولی سے بھی نوازا اور عملی سے بھی۔ ذیل کا واقعہ ہمارے درسِ ہدایت کے لئے کافی ہے۔

یتیم کی عید حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید پڑھانے کے لئے دولت کدہ سے عید گاہ کا راستہ اختیار فرمایا بچوں کو دیکھا نہایت ہی بہترین لباس سے آراستہ پیراستہ اور خوشیوں سے اچھل کود رہے ہیں ایک بچہ کو دیکھا کہ مرجھایا ہوا اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس کھڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پاس جا کر وجہ پوچھی اس نے عرض کی یتیم ہوں باپ نہیں جو اچھے کپڑے پہنوائے، ماں نہیں جو مجھے نہلائے اور ہار سنگار کرائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا گھبرایئے نہیں میں تیرا باپ ہوں اور عائشہ تیری ماں ہے، فاطمہ تیری بہن ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدہ گاہ پہنچنے سے پہلے بچے کو ساتھ لے کر گھر پہنچے اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اس کے نہلانے کا انتظام کرو اور ایک پوشاک عطا فرما کر اس کے ہار سنگار کا حکم صادر فرمایا۔ وہ بچہ عید کے لئے تیار ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز میں پہنچا تو رشکِ ملکوت بنا اور خوشیوں سے مالا مال ہوا۔

درسِ عبرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کو عملی درس دیا کہ حقیقی عید یہی ہے کہ رب تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اس کے عاجز ومسکین بندوں کی دلجوئی کرو اور ان کے اپنے سے بہتر عید کے لائق بناؤ وہ بے نیاز جب تمہارے احسن کردار کو دیکھے گا تو دارین کی فلاح وسعادت سے مالا مال کردے گا۔ اگر بے اعتنائی کرو تو وہ مالک کو فقیر اور فقیر کو امیر بنانے میں دیر نہیں کرتا۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است

سیٹھ کی تباھی عید الفطر کی سویاں پک کر سیٹھ صاحب کے کھانے کی میز پر ہیں باہر سے صدا سنائی دی کہ اے خدا کے بندو فقیر کو بھی کچھ کھانے کو دو میرے بچے عید کی سویوں کے لئے ترس رہے ہیں۔ سیٹھ صاحب کو غصہ آگیا بیوی کو کہا کہ صدا دینے والے فقیر کو دھکے دے کر بھگا دو اس بے شرم کو عید کے دن بھی گھر بیٹھا نہ گیا۔ بیوی نے جا کر فقیر کو دھکے دے کر بھگا دیا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ اس دن سے سیٹھ کے دن پھرنے لگے تھوڑے ہی عرصہ میں نہ دولت رہی نہ

شان وشوکت، مکان بھی بک گیا، بیوی کو طلاق دے دی وہ بھی گھر چلی گئی، خود بھیک مانگنے پر مجبور ہو گیا۔ سال بھر اسی طرح ٹھوکریں کھاتا رہا۔ آئندہ سال عید کے دن بھیک مانگتا ایک دروازہ پر صدا لگائی اے خدا کے بندو مجھے بھی کچھ کھانے کو دو۔ صاحب خانہ رحمدل تھا بیوی سے کہا تمام پکی ہوئی سویاں فقیر کو دے دو ہم بعد میں پکا کر کھالیں گے۔ خاتون تمام سویوں کا دیگچہ فقیر کے پاس لے گئی۔ دروازے سے باہر نکلی تو اس فقیر کو دیکھتے ہی بیہوش ہو گئی۔ صاحب خانہ آدھ پون گھنٹہ انتظار کرتے تھک گیا باہر نکلا تاکہ صورتِ حال سے آگاہی حاصل کرے۔ باہر نکلتے ہی اس کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے کیا دیکھتا ہے بیوی بیہوش پڑی ہے اور فقیر ہکا بکا حیران پریشان کھڑا ہے۔ بیہوش بیوی کو ہوش میں لا کر ماجرا پوچھا تو اس نے کہا میں خداوند بے نیاز کی بے نیازی کا کرشمہ دیکھ کر بیہوش ہوئی ہوں وہ یہ کہ یہی فقیر گذشتہ سال میرا شوہر تھا اور اس وقت بہت امیر کبیر تھا اور آج گداگر بن کر در در کے دھکے کھا رہا ہے۔ صاحب خانہ نے ہنس کر کہا کہ اگر گذشتہ سال یہ امیر کبیر تھا تو باہر سے صدا لگانے والا یہی عاجز فقیر تھا رب کریم نے امیر کو فقیر بنا دیا اور مجھ فقیر کو امیر کبیر بنا دیا:

"اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

فائدہ یہ نہ صرف عید کی تخصیص ہے بلکہ بندہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہے اور نہ صرف مال و دولت پر اترنے سے بلکہ اس کی ہر نعمت کی عطا پر بے شمار شکر کرے ورنہ وہ نہ دینے میں کرتا ہے نہ لینے میں۔ اس کی رضا و خوشی میں اس کی مخلوق پر رحم کرو گے تو وہ اپنی رحمتوں و نعمتوں کے دروازے کھول دے گا ورنہ وہ غضب میں آجائے تو سخت سے سخت تر گرفت فرماتا ہے،

" كَمَاقَالَ: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ" (پارہ ۱۳، سورۂ ابراہیم، آیت ۷)

ترجمہ اگر احسان مانو گے تو اور بھی دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ اسی حکمت پر عید الفطر کے دن فطرانہ کا حکم ہوا اور قربانی میں گوشت فقراء، مساکین کو دینے کا فرمان صادر ہوا۔ اسی مناسبت سے فقیر فطرانہ کے فضائل و احکام یہاں درج کر رہا ہے۔

فضائل فطرانہ

حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاع خرما یا جو غلام و آزاد، مرد و عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمانوں پر مقرر کی اور یہ حکم فرمایا کہ نماز کو جانے سے پیشتر ادا کرو۔

(صحيح البخاري، أبواب صدقة الفطر، باب فرض صدقة الفطر، الحديث: ١٥٠٣، جلد١،
صفحه٥٠٧،دارالكتب العلمية، بيروت)

حدیث﴾ابو داؤد، نسائی کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آخر رمضان میں فرمایا اپنے ذمے صدقہ ادا کرو۔ اس صدقہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر فرمایا ایک صاع خرما یا نصف صاع گیہوں۔

(سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب من روى نصف صاع من قمع،
الحديث: ١٦٢٢، جلد٢، صفحه١٦١،داراحياء التراث العربى، بيروت)

حدیث﴾ترمذی شریف میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو بھیجا کہ مکہ کے گلی کوچوں میں اعلان کردے کہ صدقہ فطر واجب ہے۔

(جامع الترمذي، أبواب الزكاة، باب ماجاء في صدقة الفطر، الحديث: ٦٧٤، جلد٢،
صفحه١٥١،دارالمعرفة، بيروت)

حدیث﴾ابو داؤد و ابن ماجہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ فطر مقرر فرمائی کہ لغو اور بیہودہ کلام سے روزے کی طہارت ہو جائے اور مساکین کی خورش (خوراک) ہو جائے۔

(سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر، الحديث:١٦٠٩، جلد٢، صفحه١٥٧،
داراحياء التراث العربى، بيروت)

حدیث﴾دیلمی و خطیب و ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ آسمان و زمین کے درمیان لٹکا رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔

(تاريخ بغداد، رقم الحديث:٤٧٣٥، جلد٩، صفحه١٢٢،دارالكتب العلمية، بيروت)

مسائلِ فطرانہ﴾

مسئلہ﴾صدقہ فطر واجب ہے عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے اگرچہ مسنون قبلِ نمازِ عید ادا کرنا ہے۔ (درمختار وغیرہ) [1]

مسئلہ﴾صدقہ فطر شخص پر واجب ہے مال پر نہیں لہٰذا مر گیا تو اس کے مال سے ادا نہیں کیا جائے گا ہاں اگر ورثہ بطورِ احسان

[1] (الدرالمختار، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، جلد٣، صفحه٣٦٢، دارالمعرفة)

اپنی طرف سے ادا کریں تو ہوسکتا ہے کچھ ان پر جبر نہیں اور اگر وصیت کر گیا ہے تو تہائی مال سے ضرور ادا کیا جائے گا اگرچہ ورثہ اس کی اجازت نہ دیں۔(جوہرۂ نیرہ) [1]

مسئلہ: عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوتا ہے لہٰذا جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے مر گیا یا غنی تھا فقیر ہو گیا یا صبح صادق طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب ہے۔(عالمگیری) [2]

مسئلہ: صدقہ فطر ہر مسلمان آزاد، مالک نصاب پر جس کا نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو واجب ہے۔ اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے کی شرط نہیں۔(درمختار) [3]

مسئلہ: نابالغ یا مجنون (پاگل) اگر مالک نصاب ہیں تو ان پر صدقہ فطر واجب ہے ان کا ولی ان کے مال سے ادا کرے۔ اگر ولی نے ادا نہ کیا اور نابالغ بالغ ہو گیا یا مجنون کا جنون (پاگل پن) جاتا رہا تو اب یہ خود ادا کریں اگر یہ خود مالک نصاب نہ تھے اور ولی (سرپرست) نے ادا نہ کیا تو بالغ ہونے یا ہوش میں آنے پر ان کے ذمہ ادا کرنا نہیں۔(درمختار، ردالمحتار) [4]

مسئلہ: صدقہ فطر ادا کرنے کے لئے مال کا باقی رہنا بھی شرط نہیں مال ہلاک ہونے کے بعد بھی صدقہ واجب رہے گا ساقط نہ ہوگا بخلاف زکوٰۃ وعشر کہ یہ دونوں مال ہلاک ہو جانے کے بعد ساقط ہو جاتے ہیں۔(درمختار) [5]

مسئلہ: مرد مالکِ نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے واجب ہے جبکہ بچہ خود مالک نصاب نہ ہو ورنہ اسی کا صدقہ اسی کے مال سے ادا کیا جائے اور مجنون اولاد اگرچہ بالغ ہو جبکہ غنی نہ ہو تو اس کا صدقہ اس کے باپ پر واجب ہے اور غنی ہو تو خود اس کے مال سے ادا کیا جائے۔ جنون خواہ اصلی ہو یعنی اسی حالت میں بالغ ہوا یا بعد میں عارض ہوا دونوں کا ایک حکم ہے۔(درمختار، ردالمحتار) [6]

مسئلہ: صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ شرط نہیں اگر کسی عذر سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے۔(ردالمحتار) [7]

---

[1] (الجوهرة النيرة، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، صفحه ١٧٤، باب المدينة، كراچى)

[2] (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثامن فى صدقة الفطر، جلد ١، صفحه ١٩٢، دار الفكر، بيروت)

[3] (الدرالمختار، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، جلد٣، صفحه ٣٦٢ تا ٣٦٥، دار المعرفة)

[4] (الدرالمختار وردالمحتار، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، جلد٣، صفحه ٣٦٥، دار المعرفة)

[5] (الدرالمختار، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، جلد٣، صفحه ٣٦٦، دار المعرفة)

[6] (الدرالمختار وردالمحتار، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، جلد٣، صفحه ٣٦٧، دار المعرفة)

[7] (الردالمحتار، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، جلد٣، صفحه ٣٦٧، دار المعرفة)

مسئلہ: نابالغ لڑکی جو اس قابل ہے کہ شوہر کی خدمت کر سکے اس کا نکاح کر دیا اور شوہر کے یہاں اسے بھیج دیا تو کسی پر اس کی طرف سے صدقہ واجب نہیں نہ شوہر پر نہ باپ پر۔ اگر قابلِ خدمت نہیں اور شوہر کے یہاں اسے نہیں بھیجا تو بدستور باپ پر ہے پھر یہ سب اس وقت ہے کہ لڑکی خود مالک نصاب نہ ہو ورنہ بہر حال اس کا صدقہ فطر اس کے مال سے ادا کیا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار) [1]

مسئلہ: باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے، پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ دینا واجب ہے۔ (درمختار) [2]

مسئلہ: ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ دینا واجب نہیں۔ (شامی) [3]

مسئلہ: عورت نے اپنا صدقہ فطر ادا کرنے کی شوہر کو اجازت دی اس نے عورت کے گیہوں اپنے گیہوں میں ملا کر سب کی نیت سے فقیر کو دے دیئے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری) [4]

مسئلہ: صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں یعنی جس کو زکوٰۃ دے سکتا ہے اس کو فطرانہ بھی دے سکتا ہے اور جنہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتا انہیں فطرانہ بھی نہیں دے سکتا سوائے عامل۔ (شامی) [5]

مزید معلومات بہارِ شریعت میں دیکھئے اور عید قربان کے احکام ہم یہاں نہیں لکھ سکتے ان کے لئے علیحدہ تصنیف چاہیے۔

تتمہ ہمارے دور کے خوارج شور مچاتے ہیں کہ اہل سنت میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عید کہتے ہیں یہ شریعت میں تحریف ہے کہ اسلام دو عیدیں کہتا ہے انہوں نے ایک تیسری عید از خود گھڑ لی۔ اس کی مفصل و محققانہ بحث فقیر نے ایک مستقل تصنیف ''میلاد النبی عید کیوں؟'' لکھی ہے یہاں صرف چند حوالہ جات عرض کر دوں کہ الحمدللہ اہلِ سنت واسلاف میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عید لکھتے چلے آئے ہیں۔

---

[1] (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، جلد۳، صفحہ۳٦۸، دارالمعرفۃ)

[2] (الدرالمختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، جلد۳، صفحہ۳٦۸، دارالمعرفۃ)

[3] (الردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، جلد۳، صفحہ۳٦۸، دارالمعرفۃ)

[4] (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، جلد۱، صفحہ۱۹۲، دارالفکر، بیروت)

[5] (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، مطلب فی مقدار الفطرۃ بالمد الشامی، جلد۳، صفحہ۳٦۹، دارالمعرفۃ)

نوٹ: یہاں تک کے مسائل واحادیث بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ پنجم سے لئے گئے ہیں۔

﴿حوالہ جات میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید ھے﴾

سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے ماثبت بالسنۃ میں فرمایا ہے:

"فرحم الله امراء اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا"

(بالثبت بالسنة،ذكر شهر ربيع الاول، الباب الاول، مولده ﷺ ، صفحه ٧٩،در مطبع محتبائے دهلی مطبوعه)

یعنی اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف کی مبارک راتوں کو عیدین بنایا۔

شارح بخاری امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور تصنیف مواھب لدنیہ[1] میں بھی یہی الفاظ لکھے ہیں۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے،

"لِهَذا الشهر فِي الإسلامِ فَضلٌ ومَنْقَبَةٌ تفُوقُ"

"عَلى الشهُورِ ربيعٌ في ربيعٍ في ربيعِ" "ونورٌ فوقَ نورٍ فوقَ نور"[2]

یعنی اس مہینے کو اسلام میں بڑی فضیلت اور تمام مہینوں پر فوقیت رکھتا ہے کہ وہ بہار ہی بہار ہے اور نور ہی نور ہے بلکہ نور علیٰ نور ہے۔مجمع البحار میں لکھا ہے، "فانه شهر امرنا باظهار الحبور فيه كل عام"

(مجمع بحارالانوار، خاتمہ الکتاب، جلد۵، صفحہ۳۰۷، دارالایمان، المدینۃ المنورۃ)

یعنی یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ہمیں ہر سال مسرت کا حکم ہے۔

فائدہ﴾ کوئی بدقسمت خوشی کے بجائے رونا چاہتا ہے تو ہم کیوں روکیں۔

شیخ محمد طاہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: شهر السرور والبهجة مظهر منبع الانوار والرحمة شهر ربيع الاول، فانه يشبه تجديد الماتم، وقد نصوا على كراهيته كل عام فى سيدنا الحسين مع انه ليس له اصل فى امهات البلاد والاسلامية، وقد تحاشوا عن اسمه فى اعراس الاولياء فكيف فى سيد الاصفياء صلى الله عليه وآله واصحابه وبارك وسلم.

(مجمع بحارالانوار، خاتمہ الکتاب، جلد۵، صفحہ۳۰۷، دارالایمان، المدینۃ المنورۃ)

یعنی خلاصہ یہ کہ اسلامی بلاد میں اس دن کی خوشی منائی جاتی ہے اور عید سے زیادہ اس دن کو فرح وسرور کا دن سمجھتے ہیں (اور

---

[1] (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیة بالمنح المحمدیة،المقصد الأول: فی تشریف اللّٰه تعالیٰ له علیه الصلاة، ذكر رضاعه صلى الله وعليه وسلم وما معه ، جلد١ ، صفحه ٢٦٢،دار الكتب العلمية بيروت)

[2] ہمیں یہ عبارت اس کتاب میں ملی۔ (المقتفى من سيرة المصطفىٰ صلى الله عليه وسلم،جلد١ ، صفحه ٤ ، دارالنشر/دارالحديث، القاهرة ،مصر)

وفات کے نام سے سرورِقلب وراحت روح کومکدر کرنا گوارانہیں کرتے) بلکہ مسلمانوں کا طریقہ ادب تو ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ وہ اہل اللہ کی تاریخ ہائے وصال کو یومِ عرس (شادی کا دن) کہتے ہیں روزِ وفات نہیں کہتے۔ جب اولیاء کے جناب میں یہ ادب ہے تو امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے روزِ ولادت کو روزِ وفات کہنا کس طرح گوارا ہوسکتا ہے۔

شبِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ القدر بلکہ جملہ متبرک راتوں سے برتر وافضل ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کروڑوں شب قدر سے بڑھ کر ہے ہمارا عقیدہ ہے

وہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا وہ نہ ہوں کچھ نہ ہو　　　　وہ جان ہیں جہان کی جان نہیں تو جہان نہیں

یہی وجہ ہے کہ کُل کائنات کی کُل نعمتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ اور طفیل ہیں اور ہر نعمت کے اظہار کے لئے اوقات مقرر ہیں مثلاً قرآنِ مجید کی نعمت کے اظہارِ مسرت کا وقت لیلۃ القدر ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا وقت لیلۃ المیلاد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: " وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ " ا (پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم، آیت ۵)

ترجمہ: ان کو اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔

فائدہ ابن جریر، خازن، مدارک، مفردات اور تفسیر کبیر میں ہے کہ ایام اللہ سے وہ واقعات ہیں جو ان دنوں میں واقع ہوئے۔ اہل ایمان غور فرمائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور سے بڑھ کر اور کون سا عظیم واقعہ ہوگا جس میں ایوانِ کسریٰ شق ہوا اور بت سر کے بل گر گئے اور فارس کا آتش کدہ بجھ گیا اور دریائے سادہ جاری ہو پڑا اور آسمان سے ستارے زمین پر اتر پڑے، خود کعبۃ اللہ شکرانے کے لئے سجدہ ریز تھا وغیرہ وغیرہ۔

میلاد کے دن سے اور کون سا بڑا دن ہوگا اسی لئے شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے یوم میلاد کو شب قدر اور شب برأت سے بھی افضل بتایا ہے اور مولانا عبدالحی لکھنوی نے اپنے فتاویٰ عبدالحی، جلد ۳، صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ

"قلنا انه ولد ليلاً فتلك الليلة افضل من ليلة القدر و ابراة"

(بالثبت بالسنة، ذكر شهر ربيع الاول، الباب الاول، مولده ﷺ، صفحه ۷۷، ۷۸، در مطبع مجتبائے دهلی مطبوعه)

اور امام حجر سے نقل کر کے لکھا ہے، "وقال الشيخ الحديث الحافظ ابن حجر الازمنة والامكنة تتشرف بشرف من يكون فيها (الىٰ ان قال) وكذا قال بعضهم ان ليلة مولده ﷺ افضل من ليلة القدر".

(فتاوی عبدالحی، جلد ۳، صفحہ ۹)

یعنی زمانے اور مکان اپنے منسوب کی وجہ سے برگزیدہ ومشرف ہوتے ہیں یونہی بعض نے فرمایا شب میلا دلیلۃ القدر سے افضل ہے۔اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ''لیلۃ المیلا دلیلۃ القدر سے افضل ہے۔'' کا مطالعہ فرمائیے۔(مطبوعہ ہے)

الحمدللہ علیٰ ذلک

مدینہ پاک میں عید الفطر کا سماں عید تو ہر شہر میں منائی جاتی ہے لیکن جو عید کا سماں مدینے پاک میں ہے وہ کہیں نظر نہیں آتا بفضلہٖ تعالیٰ فقیر کئی سالوں سے عید الفطر پر مدینہ پاک میں ہوتا ہے یہاں جو کچھ دیکھا عرض کروں۔

عید کے دن مہمانوں کے انتظار میں ہر گھر کا دروازہ کھلا رہتا ھے اکثر رمضان المبارک کی آخری شب کی تراویح کی بیسویں اور آخری رکعت کے دوسرے سجدے میں چل جانے والی توپ کی گھڑگھڑاہٹ نے حرمِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصلیوں میں سرور ونشاط کا ایک بے پایاں سمندر موجزن کردیا۔ان کے چہرے آمد عید کے اعلان پر دمک اُٹھے۔امام کے ساتھ سلام پھیرا تو آس پاس روزہ تراویح کی دلکش تعب اور نورانی تھکن لئے ہوئے چہروں کی جگہ پُرمسرت اور نشاط سے مست چہرے نظر آئے۔پھر ہر ایک مصلی نے آگے بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے کو عید کی مبارک دینا شروع کی اور وظیفہ تراویح کی جگہ ''من العائدین من الفائزین'' اور ''کل عام وحضرتکم الخیر'' کی صدا گونجنے لگی اور بچے جن کی خوشیوں کا ظرف تو چھوٹا ہوتا ہے لیکن خود خوشیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں وہ نشاط کی تاب نہ لاسکے۔توپ کی پہلی گھڑگھڑاہٹ کے ساتھ وہ مسجد سے باہر تھے۔پھر مسجد کے آس پاس یعنی باب السلام، باب الرحمۃ، باب عمر، باب مجیدی کے صحن میں اچھا خاصا اژدہام ہوگیا۔جو لوگ عید کی نماز پڑھ کر گھر کا راستہ لیتے تھے وہ آج دکانوں کا رُخ کررہے ہیں۔بچے یا تو دکانوں یا اولاد یا والدین کو تلاش کررہے ہیں تاکہ ان کو لے کر بقیہ لوازمات پورے کرسکیں یوں تو مدینہ پاک کے بازار رمضان کی پہلی تاریخ سے اپنی سابقہ روایات کے مطابق دن کے اکثر وبیشتر حصوں میں بند رہا کرتے ہیں اور بعد عصر سے آدھی رات کے بعد تک خرید وفروخت ہوتی ہے لیکن عید رات کی دکانوں کا منظر اور خرید وفروخت کا عالم ہی جداگانہ ہے۔تمام دکانیں نہایت قرینہ وسلیقے سے سجی ہوئی ہیں خصوصاً چاکلیٹ مٹھائی اور کھلونوں کی دکانوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔چاکلیٹ اور مختلف قسم کے حلووں کی دکانیں تو ایسی سجی اور گاہکوں سے بھری ہوئی ہیں کہ ہر شخص کے لئے دو چار سیر کلیٹ خردیا اس طرح ضروری ہے جس طرح برصغیر میں عید کے موقع پر سویاں خریدنا اور کھلونوں کی دکانیں بچوں کی دلچسپی کا ساماں ہر دکان پر بچوں کا ایک اژدہام ضروری ہے۔بقیہ دکانیں بھی بڑھ بڑھ کر اپنی خدمات

پیش کر رہی ہیں اور اہل مدینہ شریف کی آج مارکٹنگ دوسرے عام دنوں سے کچھ مختلف ہے آج وہ دکانوں پر کھڑے ہو کر خرید و فروخت کرتے ہیں۔ آنے جانے والوں سے عید ملتے اور عید مبارک کی رسم ادا کرتے ہوئے گلے بھی ملتے ہیں۔ غرض اہل مدینہ شریف کی یہ رات عید کی پُر مسرت بہار کے سایہ میں جاگتے ہی گزاری۔ آنے والا دن عید کا دن تھا کل صبح عید تھی اس صبح کا کیا ہی کہنا۔ ایک تو مدینہ شریف کی پُر بہار اور خوشگوار صبح دوسرے عید کے بھیس میں اس کا تعلق صرف دیکھنے ہی سے تھا۔ مدینہ شریف کا ہر شخص صبح صبح نہا دھو کر مسجد نبوی شریف کی طرف جا رہا ہے جو یہاں معہ خاندان کے رہتا ہے تو اس کے ارد گرد دو چار بچے بھی انگلیاں پکڑے ہوئے چل رہے ہیں۔ باب السلام، باب الرحمۃ، باب عمر اور باب مجیدی کے صحن میں انسانی طوفان کا جو زور ہے ہر ایک حد میں چلا جا رہا ہے کیونکہ مقررہ وقت تک مسجد نبوی شریف میں پہنچنا ضروری تھا۔ مسجد نبوی شریف میں جہاں مختلف قسم کے روح پرور مناظر کا ہر وقت اژدہام رہتا ہے۔ اس وقت ایک عجیب سماں بندھا ہے دنیا کے مختلف علاقوں کے مسلمان اپنے اپنے مخصوص لباس میں ملبوس ایک دوسرے سے کندھا ملائے نماز کے انتظار میں ہیں۔ غلام آقا کے برابر بیٹھا ہے، غریب امیر کے بازو سے لگا بیٹھا ہے، کالا گورے سے بازو ملائے بیٹھا ہے اور ہر ایک دوسرے کو عید کی مبارک بادی دے رہا ہے اور تہلیل و تکبیر کی صدا بلند کر رہا ہے۔ تکبیر و تہلیل کی یہ روح پرور گونج مسجد نبوی شریف کے ہر ستون اور ہر ہر زاویہ سے آ رہی ہے۔ نماز اور خطبہ عید کے بعد عشاق روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہو کر آج خاص کیفیت کے ساتھ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نذرانہ صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں کیوں نہ ہو یہ عیدیں یہ بہاریں، یہ رونقیں اور برکتیں سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے دم قدم کا صدقہ ہیں۔

دوگانہ نماز کے بعد اہل مدینہ شریف اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو جاتے ہیں جہاں سجے سجائے کمروں میں چاکلیٹ، مٹھائی اور عطر وغیرہ لے کر بیٹھتے، آنے والے بلائے اور بن بلائے، جانے وانجانے مسافر و مقیم ہر قسم کے مہمانوں کا شاندار استقبال کرتے ہیں۔ عید کا پہلا دن پورے اہل مدینہ شریف کے لئے مشترکہ طور پر عید کا دن ہوتا ہے لٰہذا سب ہی اپنے اپنے گھروں میں رہتے ہیں تا کہ وہ مہمانوں کا استقبال کر سکیں۔ ان کے دروازے آج ہر ایک کے لئے بلا روک ٹوک کھلے رہتے ہیں۔ کوئی شخص کسی بھی گھر میں عید کے دن بلا اجازت داخل ہو کر عید میں شرکت کر سکتا ہے۔ اس دن کسی کے گھر کا باہری دروازہ بند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اہلِ خانہ کو یہاں غم ہے گھر کا کوئی فرد یا عزیز رشتہ دار فوت ہو گیا ہے جس کا سوگ منایا جا رہا ہے۔ اس لئے عید کے دن کوئی دروازہ بند نہیں رہتا کیوں نہ ہو مدینہ شریف جس شہنشاہ کا

دارالحکومت ہے اسی کی شان میں کہا گیا ہے

کیوں اپنی گلی میں وہ روادار صدا ہو جو بھیک لئے راہِ گدا دیکھ رہا ہو

فقیر اُویسی غفرلہٗ کی عید المدینہ ویسے تو الحمد للہ فقیر کے ساتھ چند درویش عید مدینہ پاک میں زیر سایہ گنبد خضراء کسی بھی قصر (بلڈنگ) میں مناتے ہیں لیکن ایک سال چند میرے جیسے بھکاری مثلاً حضرت علامہ محمد ضیاء اللہ قادری اور الحاج محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم وغیرہ وغیرہ حضرت الحاج حافظ عبدالواحد صاحب سلمہ کی بلڈنگ میں جمع ہوئے ہیں۔ نمازِ عید کے بعد صلوٰۃ وسلام کے تحائف پیش کرنے کے بعد تمام حاضرینِ مجلس نے دعا کے لئے فقیر کو فرمایا۔ فقیر طویل دعا کے بجائے گنبد خضراء کے سامنے بالجہر استدعا کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج عید کا دن ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عیدی لینے کے لئے تمام ملکوت یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام بھی کاسہ لئے کھڑے ہیں ہم بھکاری بھی اپنی خالی جھولیاں لئے ان کے پیچھے موجود ہیں جہاں اپنے اعلیٰ غلاموں کو عیدی سے نوازیں گے ہم غریبوں پر بھی نظر فرما کر ہمیں بھی عیدی سے نوازیں'' فقیر کی اس صدا پر تمام حاضرین کی چیخیں نکل گئیں اور ہمیں یقین ہو گیا کہ بھکاریوں کو عیدی سے نوازا گیا۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

۲۵ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ، بروز بدھ

☆☆☆☆☆☆